RS. 3/-

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی

جلد ۷۱ شمارہ ۳۹ ۲۹ ستمبر تا ۵ اکتوبر ۲۰۰۰ء ۲۹ جمادی الثانی تا ۵ رجب ۱۴۲۱ھ

وزیر اعظم اٹل بہاری باجپئی کا دورۂ امریکہ

کھودا پہاڑ نکلا چوہا

ہمارے وزیر اعظم امریکی رائے عامہ اور کلنٹن انتظامیہ کو بہرحال یہ سمجھانے میں ناکام ہی رہے کہ پاکستان ہندوستان میں دہشت گردی کو شہ دے رہا ہے اس لئے اسے دہشت گرد ملک قرار دیا جائے۔

محمد سالم جامعی

۱۳ ستمبر کو جب ہمارے وزیر اعظم مسٹر اٹل بہاری باجپئی بیمار گھٹنوں کے ساتھ اپنے تیرہ روزہ امریکی دورے پر روانہ ہو رہے تھے تو اس وقت پرزور طریقہ پر یہ پروپیگنڈہ کیا گیا تھا کہ مسٹر باجپئی کا یہ امریکہ کا دورہ انتہائی مفید اور اہمیت کا حامل ہوگا اور جو لوگ یہ تبصرے کر رہے ہیں کہ امریکی صدر کے انتخاب کی مہم کی وجہ سے مسٹر باجپئی امریکہ سے خالی ہاتھ لوٹیں گے انہیں ناامیدی ہی ہوگی۔ وزیر اعظم اور وزارت خارجہ کے دفتروں کی سرگرمیاں دیکھ کر بھی یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ اگرچہ امریکہ کے موجودہ صدر مسٹر بل کلنٹن کی وہائٹ ہاؤس کی زندگی کے دن گنے چنے رہ گئے ہیں مگر مسٹر کلنٹن کی ہندوستان کے ساتھ دلچسپی کو دیکھتے ہوئے ہمارے وزیر اعظم وہ سب کچھ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے جن کی ہم امید رکھتے ہیں اور اب جبکہ مسٹر باجپئی امریکہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں یہ سوال بار بار ابھر کر سامنے آرہا ہے کہ مسٹر باجپئی کا یہ دورہ امریکہ کامیاب رہا یا ناکام اور کیا مسٹر کلنٹن نے واقعی وہ سب کچھ کر دکھایا جس کی ہم امید لے کر امریکہ گئے تھے؟

جہاں تک ہماری امیدوں کا سوال ہے یہ تو طے ہے کہ دنیا کی کوئی بھی طاقت انہیں پوری نہیں کرسکتی اور امریکہ نے تو ان امیدوں کی طرف خاطر خواہ توجہ دینے کی زحمت بھی گوارا نہیں کی ہے۔ اس طرح ہمیں کھلے دل کے ساتھ اعتراف کر لینا چاہیے کہ ہمارے وزیر اعظم کا یہ دورہ ان دوسرے تمام ایک سو بیالیس سربراہوں کی طرح تھا جو باوجود اکیسویں صدی کے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے پہلے اجلاس میں شرکت کے لیے نیویارک گئے تھے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے مسٹر باجپئی کے خطاب کو بھی بڑی اہمیت دی جارہی تھی لیکن وہ بھی "کھودا پہاڑ نکلا چوہا" کے مصداق صفر ہی نکلا۔

ہندوستان ایک بین الاقوامی طاقت ہے اور پوری دنیا میں اس کی اپنی ایک اہمیت ہے۔ آبادی کے لحاظ سے اس وقت وہ دنیا کا دوسرا سب سے بڑا ملک ہے اس کے پاس اچھی صلاحیت اور دفاعی ٹیکنالوجی بھی موجود ہے لیکن اس کے باوجود مسٹر باجپئی کا جو پروگرام بنایا گیا وہ اس قدر پھسپھسا ثابت ہوا کہ اپنے نیویارک کے قیام کے دوران وہ صرف دو سربراہان مملکت سے ہی ملاقات کرسکے جن میں ایک بنگلہ دیش کی بیگم شیخ حسینہ بھی ہیں جن کا ہمارا ہر وقت چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہمارے وزیر اعظم نہ صرف اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے بلکہ خود امریکی صدر سے بھی یہ یقین دہانی حاصل نہیں کرسکے کہ مستقبل قریب میں پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دینے کی کوشش کی جائے گی جبکہ مسٹر باجپئی کی اقوام متحدہ کی پوری مدت کی تقریر کا ایک بڑا حصہ پاکستان کی طرف سے ہندوستان کی سرزمین میں دہشت گردی کی وارداتوں پر ہی مشتمل تھا۔

جیساکہ امید کی گئی اور خاص طور پر امریکی صدر بل کلنٹن کے ساتھ گفتگو کے ایجنڈے میں بھی یہ بات شامل تھی کہ مسٹر باجپئی اور کلنٹن کشمیر میں پاکستان کی دراندازی پر بات چیت کریں گے مگر شاید ایسا نہیں ہوسکا اس لیے کہ مسٹر کلنٹن نے یہ پیشکش کر کے کہ امریکہ ہند وپاک کے درمیان مسئلہ کشمیر کو حل کرانے میں کوئی بھی رول ادا کرنے کو تیار ہے مسٹر باجپئی کے تمام جوش پر پانی پھیر دیا تھا۔ حالانکہ یہ ایک اچھا موقع تھا اور ہمارے وزیر اعظم امریکی رائے عامہ کو یہ سمجھانے کی کوشش کرسکتے تھے کہ پاکستان ہندوستان میں دہشت گردی کو شہ دے رہا ہے اور اس

باقی صفحہ ۲ پر

دورۂ یوروپ و امریکہ سے حضرت امیر الہند مدظلہ کی وطن واپسی

یہ خبر انتہائی خوشی ومسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم اپنے یوروپ وامریکہ وساؤتھ افریقہ کے طویل تعلیمی وتبلیغی دورے سے ۳؍ اکتوبر ۲۰۰۰ء بروز بدھ سعودی ایئرلائنز کے طیارے سے وطن واپس تشریف لا رہے ہیں۔ حضرت والا اپنے اس سفر پر ۲۳؍ جولائی ۲۰۰۰ء کو تشریف لے گئے تھے۔ حضرت امیر الہند مدظلہ جہاں بھی تشریف لے گئے آپ کا شاندار اور والہانہ استقبال کیا گیا اور آپ نے ہر جگہ تعلیم واصلاح کے موضوع پر خطابات فرمائے۔ اپنے اس سفر میں آں محترم مدظلہ نے جماعتی تعارف بھی انتہائی وقیع انداز میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کے اس دورے کو یوروپ وامریکہ وساؤتھ افریقہ کے مسلمانوں کے لیے بالخصوص اور مسلمانان عالم کے لیے بالعموم باعث خیر وبرکت فرمائے۔ آمین۔

فلسطینی ریاست خواب یا حقیقت

[illegible]

پاکستان کو اسلامی ترقیاتی بینک کی طرف سے ۴۱ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر کا قرض

[illegible]

مسلم یونیورسٹی کے حالیہ حادثہ کی عدالتی جانچ کرائی جائے

جمعیۃ علماء ہند کا مطالبہ

[illegible]

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مسلم یونیورسٹی کو بدنام کرنے کی سازش

ہندوستان کی تاریخ میں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے جب ہندوستانی مسلمانوں کی دانش گاہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ پر فرقہ پرستوں کی طرف سے کوئی یلغار کی گئی ہو۔

گذشتہ پچاس برسوں سے مسلسل یہ تاثر دیا جاتا رہا ہے اور الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کے ذریعہ اس کی تشہیر کی جاتی رہی ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ناپسندیدہ عناصر کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ ایک وقت تھا جب اس دانش گاہ کا تعلق پاکستان کے قیام کے ساتھ جوڑ کر مسلمانوں کو شرمسار کرنے کی کوشش کی جایا کرتی تھی پھر ایک ذور دورہ آیا کہ مشہور کر دیا گیا کہ یہ یونیورسٹی ناپسندیدہ اور ملک دشمن افراد کی قیام گاہ بنی ہوئی ہے اور آج فرقہ پرستوں کے ہاتھوں میں دہشت گردی کا موضوع آگیا ہے۔ اور اب مسلسل کئی سالوں سے یہ مشہور کیا جا رہا ہے کہ یہ یونیورسٹی آئی ایس آئی کے ایجنٹوں اور شدت پسندوں کی پناہ گاہ بنی ہوئی ہے اور جب سے یونیورسٹی کیمپس سے بی یو ایم ایس کے ایک طالب علم عبدالمبین کی گرفتاری عمل میں آئی ہے گویا فرقہ پرست طاقتوں کی بن آئی ہے اور وہ پورے زور و شور کے ساتھ اپنے پورے ذرائع ابلاغ کے ساتھ اس بات کے پروپیگنڈے میں مصروف ہیں کہ یہ یونیورسٹی ملک دشمن طاقتوں کی نہ صرف پشت پناہ ہے بلکہ ملک دشمن عناصر اسے اپنی قیام گاہ کے طور پر بھی استعمال کر رہے ہیں اور اس طرح یہ باور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے اور اسے بنیاد بنا کر اسلام کو دنیا کے سامنے ایک دہشت گرد مذہب کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔

جہاں تک مسلم یونیورسٹی سے عبدالمبین کی گرفتاری اور اس کی آئی ایس آئی کے ساتھ وابستگی کا تعلق ہے اور اس کے لیے جو طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے وہ سراسر غیر منصفانہ ہے اس لیے کہ اخباری اطلاعات کے مطابق عبدالمبین کو جس وقت گرفتار کیا گیا اس وقت وہ سبزی خرید رہا تھا اور ظاہر ہے کہ اس وقت وہ آر ڈی ایکس تو ساتھ لے کر گیا نہیں ہوگا پھر گرفتار کرنے والے بھی سادہ لباس میں تھے اور اس کی گرفتاری کی تصدیق پولیس نے اس وقت کی جب یونیورسٹی کے طلبہ احتجاج پر اتر آئے، اس کے ساتھ ہی عبدالمبین کی گرفتاری کے لیے تعلیمی درسگاہوں کے ضابطہ اخلاق کے تحت یونیورسٹی کی انتظامیہ تک کو بھی اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ ان تمام باتوں کو دیکھتے ہوئے آخر اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ پولیس اور انتظامیہ کا رویہ اس معاملہ میں پوری طرح مشکوک ہے۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ایک اقلیتی تعلیمی ادارہ ہے جس کی اپنی ایک ذمہ دار انتظامیہ ہے اور جس کے مختلف شعبوں میں پچیس ہزار طلباء زیر تعلیم ہیں۔ ان طلباء میں کوئی طالب علم مشکوک بھی ہو سکتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ پولیس اور انتظامیہ یونیورسٹی انتظامیہ اور وائس چانسلر کو اعتماد میں لیے بغیر کسی طالب علم پر حملہ آور ہو جائے۔ اسے یونیورسٹیوں کے مروجہ ضابطہ اخلاق کے مطابق پہلے یونیورسٹی انتظامیہ کو مطمئن کرنا چاہیے اور اس کے بعد ہی ملزم کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہیے۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ یونیورسٹی کی انتظامیہ نے اعلیٰ حکام کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ آئندہ اس طرح کی کسی مداخلت کو ہرگز برداشت نہیں کرے گی اور اگر پولیس یا انتظامیہ کی نظر میں یونیورسٹی احاطہ میں موجود کوئی شخص مشتبہ یا قابل تفتیش ہے تو اس سے پوچھ تاچھ یا گرفتاری سے پہلے پولیس کے لیے یونیورسٹی انتظامیہ کو مطمئن کرنا ضروری ہوگا۔ چنانچہ وائس چانسلر جناب حامد انصاری نے ایک طرف تو انتظامیہ کے دباؤ کو قبول نہ کرتے ہوئے یونیورسٹی کو بند کر دینے سے انکار کر دیا ہے اور دوسری طرف انتظامیہ کو مطمئن کیے بغیر ان طلباء کو پولیس کے حوالہ کرنے سے صاف منع کر دیا ہے جن پر یونیورسٹی کے حبیب ہال میں مشتبہ حالت میں گھومتے ہوئے ایک آئی بی افسر کو مارنے پیٹنے کا الزام ہے۔ یہ وہی افسر ہے جس نے طلباء کے سامنے تحریری طور پر بیان دیا ہے کہ "عبدالمبین بے گناہ ہے اور یہ کہ اسے گرفتار کر کے پولیس کے افسران نے فرقہ پرستوں کی ایک سازش کے تحت مسلم یونیورسٹی کو بدنام کرنے

جواہر القرآن

سورہ توبہ : ۹
ترجمہ آیات : ۷۲-۷۳
حضرت شیخ الہندؒ

● وعدہ دیا ہے اللہ نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں کا کہ بہتی ہیں نیچے ان کے نہریں رہا کریں انہی میں اور ستھرے مکانوں کا رہنے کے باغوں میں اور رضامندی اللہ کی ان سب سے بڑی ہے یہی ہے بڑی کامیابی۔ (۲)

● اے نبی لڑائی کر کافروں سے اور منافقوں سے اور تند خوئی کر ان پر اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ (۳)

فوائد —— علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

(۲) یعنی تمام نعمائے [illegible] ... حل اعطیکم افضل من ذلک [illegible] ... احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا [illegible] ... رزقنا اللہ وسائر المؤمنین ہذہ الکرامۃ العظیمۃ الباہرۃ

(۳) "جہاد" کے معنی ہیں [illegible] ... فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک" (آل عمران رکوع ۱۷) [illegible] ... لمن اتبعک من المؤمنین" (شعراء رکوع ۱۱) [illegible]

کیا ہے پیمانہ

[illegible]

[illegible]

ہماری آرزو بھی یہی ہے کہ بندوق کا دور ختم ہو جائے

حزب المجاہدین کے سربراہ سید صلاح الدین کا ایک اہم انٹرویو

[illegible]

بقیہ: باجپئی کا دورۂ امریکا

[illegible]

صفحۂ روزگار

پلاسٹک صنعت میں اپنا مستقبل سنواریئے

آج زندگی کے ہر میدان میں پلاسٹک کا استعمال بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کے بغیر جدید زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ سستی ہونے اور مختلف رنگوں اور ڈیزائنوں میں آسانی کے ساتھ مل جانے، نیز مضبوط ہونے اور استعمال کرنے کے بعد بھی پھینک جانے اور کام کر دوبارہ کام میں لانے کی صفات کی وجہ سے پلاسٹک کے سامان کا استعمال دن بہ دن بڑھتا جا رہا ہے۔ پلاسٹک کی بڑھتی ہوئی مانگ کی وجہ سے بڑے بڑے صنعتی اداروں سے لے کر چھوٹی اور گھریلو صنعتوں میں پلاسٹک تکنیک کا استعمال تیزی سے کیا جا رہا ہے جس کے لیے قابل پلاسٹک انجینئروں اور تکنیشینوں کی کافی مانگ ہے۔ اس لیے نوجوانوں کے لیے پلاسٹک تکنیک میں روزگار کے کافی امکانات ہیں۔

پلاسٹک انجینئر تیار کرنے کے لیے حکومت ہند کے کھاد اور کیمیکل وزارت کی جانب سے "سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف پلاسٹک اینڈ ٹیکنالوجی (سیپٹ)" کا قیام عمل میں آیا ہے۔ یہ ایک خود مختار ادارے کے روپ میں کام کر رہا ہے۔ اس ادارے کا ہیڈ کوارٹر مدراس میں ہے اور اس کی شاخیں لکھنؤ، پٹنہ، بھوپال، احمد آباد، بھوبنیشور، حیدرآباد، میسور، گوا، امرتسر اور امپھال میں ہیں۔ ان اداروں میں مختلف طرح کے کورسوں میں تعلیم و تربیت دی جاتی ہے۔

پلاسٹک تکنیک کے مختلف کورسوں میں داخلہ سے متعلق اطلاعات وقت وقت پر اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ عام طور سے سیپٹ ادارے کے ذریعہ تحریری مقابلہ کا امتحان ملک کے کچھ چنندہ شہروں میں کرائے جاتے ہیں۔ ٹیسٹ امتحان میں امیدوار سے توقع کی جاتی ہے کہ اس کو فزکس، کیمسٹری اور حساب کی مکمل جانکاری کے ساتھ کافی عام معلومات بھی ہو۔ اس میں تقریباً تین چوتھائی سوالات مضامین سے ایک چوتھائی معلومات عامہ کے پوچھے جاتے ہیں۔ یہ سوال ملٹی آپشن ہوتے ہیں۔ تحریری امتحانات میں پاس امیدواروں کو انٹرویو میں بلایا جاتا ہے۔ پلاسٹک صنعت کے روزگار سے متعلق مختلف کورسوں میں داخلے کے لیے الگ الگ تعلیمی قابلیت اور عمر مقرر ہے۔ سیپٹ کی جانب سے چلائے جا رہے کورسوں کی تفصیل اس طرح ہے:

- پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ان پلاسٹک انجینئرنگ (پی جی ڈی پی ای)

اس میں داخلہ پانے کیلئے امیدوار کو بی ای/بی ٹیک یا ایم ایس سی ہونا ضروری ہے۔ ساتھ ہی اس کی عمر ۲۶ سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ یہ ایک سال کا کورس ہے۔

- پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ان پلاسٹک پروسیسنگ ٹیکنالوجی (پی جی ڈی پی پی ٹی)

یہ ایک سال کا کورس ہے۔ اس میں داخلہ پانے کے لیے امیدوار کو کیمسٹری مضمون کے ساتھ سائنس گریجویٹ (بی ایس سی) ہونا چاہیے اور عمر ۲۵ سال سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

- پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ان پلاسٹک ٹیسٹنگ اینڈ کوالٹی کنٹرول ٹیکنالوجی (پی جی ڈی پی ٹی کیو سی)

یہ بھی ایک سال کا کورس ہے۔ اس کورس میں داخلہ کے لیے وہی تعلیمی قابلیت اور عمر طے ہے جو پی جی ڈی پی پی ٹی کے لیے ہے۔

- پوسٹ ڈپلومہ ان پلاسٹک مولڈ ڈیزائن (پی ڈی پی ایم ڈی)

یہ بھی ایک سال کا کورس ہے۔ اس میں داخلہ کے لیے امیدوار کو ۲۴ سال سے زیادہ عمر کا نہیں ہونا چاہیے اور میکینیکل انجینئرنگ یا ٹول انجینئرنگ میں ڈپلومہ یافتہ ہونا چاہیے۔

- ڈپلومہ ان پلاسٹک مولڈ ٹیکنالوجی (ڈی پی ایم ٹی)

یہ تین سال کا کورس ہے۔ اس میں داخلہ کے لیے امیدوار کو ۱۸ سال سے زیادہ کا نہیں ہونا چاہیے اور سائنس، ریاضی اور انگریزی مضامین کے ساتھ دسویں پاس ہونا چاہیے۔ اس کورس میں امیدوار کو تحریری امتحان اور انٹرویو کے علاوہ جسمانی صلاحیت کے امتحان سے بھی گذرنا پڑتا ہے۔

- ڈپلومہ ان پلاسٹک مولڈ میکنگ ٹیکنیشین (ڈی پی ایم ایم ٹی)

یہ دو سالہ کورس ہے۔ اس میں داخلہ کے لیے امیدوار کا فٹنگ یا میکینک مضمون میں آئی ٹی آئی کا ڈپلومہ سرٹیفکیٹ یافتہ ہونا ضروری ہے۔ امیدوار کی عمر ۲۲ سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔

- پوسٹ ڈپلومہ ان مشین مینٹی نینس (پی ڈی ایم ایم)

اس ایک سالہ کورس میں داخلہ کے لیے امیدوار کو ۲۴ سال سے زیادہ عمر کا نہیں ہونا چاہیے اور میکینکل، الیکٹریکل یا الیکٹرانک انجینئرنگ میں ڈپلومہ یا آئی پی ای ہونا چاہیے۔

- پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ان پلاسٹک ٹولنگ ٹیکنالوجی (پی جی ڈی پی ٹی ٹی)

اس ایک سالہ کورس میں داخلہ کے لیے امیدوار کو ۲۴ سال سے زیادہ کا نہیں ہونا چاہیے اور [illegible] کے ساتھ تین سالہ [illegible] گریجویٹ بھی ہونا چاہیے۔

واضح رہے کہ سیپٹ کی جانب سے چلائے جا رہے [illegible] امپھال میں پی جی ڈی پی ای، [illegible] پی جی ڈی پی پی ٹی، [illegible] ڈی پی ایم ٹی اور [illegible] کورسوں کا انتظام ہے۔ اس کے علاوہ انڈین پلاسٹک انسٹی ٹیوٹ بمبئی، کیمیکل ٹیکنالوجی ڈپارٹمنٹ [illegible] اور ہارکورٹ بٹلر ٹیکنالوجیکل انسٹی ٹیوٹ کانپور سے بھی پلاسٹک ٹیکنالوجی میں ڈپلومہ کیا جا سکتا ہے۔

پلاسٹک ٹیکنالوجی میں ٹریننگ یافتہ [illegible] کمپنیوں [illegible] صنعتی اداروں میں پلاسٹک انجینئر، پلاسٹک ٹیکنالوجسٹ [illegible] کے طور پر ملازمت حاصل کر سکتے ہیں۔ [illegible] نوکری کے علاوہ خود کا [illegible] روزگار [illegible] حاصل کرنے کا طریقہ اور [illegible] جاتا ہے۔ پلاسٹک صنعت مختلف کورسوں کے بارے میں مندرجہ ذیل اداروں سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

1. چیف منیجر (ٹریننگ، اکیڈمی)، سیپٹ، گنڈی، مدراس-۶۰۰۰۳۲
2. ڈپٹی ڈائرکٹر، سیپٹ ایکسٹینشن سینٹر، [illegible] لکھنؤ-[illegible]
3. چیف منیجر (پروجیکٹ)، سیپٹ ایکسٹینشن سینٹر، پلاٹ نمبر [illegible] احمد آباد-[illegible]
4. ڈپٹی ڈائرکٹر، سیپٹ، [illegible] امرتسر-[illegible]
5. ڈپٹی ڈائرکٹر، سیپٹ ایکسٹینشن سینٹر، [illegible] بھوپال-[illegible]
6. چیف منیجر (پروجیکٹ)، سیپٹ ایکسٹینشن سینٹر، [illegible] بھوبنیشور-[illegible]
7. ڈپٹی ڈائرکٹر، سیپٹ ایکسٹینشن سینٹر، پوسٹ بکس [illegible] حیدرآباد-[illegible]
8. منیجر (پروجیکٹ)، سیپٹ ایکسٹینشن سینٹر، [illegible] امپھال-[illegible]
9. ڈپٹی ڈائرکٹر، سیپٹ ایکسٹینشن سینٹر، [illegible] میسور-[illegible]
10. چیف منیجر (پروجیکٹ)، سیپٹ ایکسٹینشن سینٹر، [illegible] پٹنہ-[illegible]
11. منیجر پروجیکٹ، سیپٹ ایکسٹینشن سینٹر، [illegible] گوا-[illegible]
12. انڈین پلاسٹک انسٹی ٹیوٹ، [illegible]
13. ہارکورٹ بٹلر ٹیکنالوجیکل انسٹی ٹیوٹ، کانپور-[illegible]

مسجد نبوی تعمیر و توسیع کے آئینہ میں

تحریر: مفتی ابوالقاسم بنارسی

پہلی تعمیر

مسجد نبوی کی پہلی تعمیر ۱ھ (۶۲۲ء) کے ماہ ربیع الاول میں ہوئی۔ اس تعمیر میں صحابہ کرام کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس شریک رہے۔ اس تعمیر میں مسجد نبوی کی لمبائی ستر ہاتھ اور چوڑائی ساٹھ ہاتھ تھی، جو تقریباً ۳۵×۳۰ میٹر کے برابر ہوتی ہے۔ چھت کی بلندی پانچ ہاتھ یعنی ڈھائی میٹر تھی۔ دیواریں کچی اینٹوں اور پتھروں سے بنائی گئی تھیں، ستون کھجور کے تنوں کے اور چھت کھجور کی تراشیدہ شاخوں سے بنائی گئی۔

پہلی توسیع

غزوہ خیبر ۷ھ (۶۲۸ء) کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کی پہلی توسیع فرمائی۔ مسجد کے طول میں بیس میٹر اور عرض میں بھی بیس میٹر کا اضافہ کیا گیا۔ اس طرح مسجد ۵۰×۵۰ میٹر کی ہو گئی۔

دوسری توسیع

حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب نے اپنے دور خلافت میں ۱۷ھ میں مسجد نبوی کی دوسری توسیع کی۔ قبلہ کی جانب تھوڑا اضافہ فرمایا، جانب مغرب میں دو ستونوں کا اضافہ کیا اور جانب شمال میں تیس ہاتھ یعنی پندرہ میٹر کا، جانب مشرق میں حجرہ ازواج مطہرات کی جانب کوئی توسیع نہیں کی۔ پہلی اور دوسری توسیع میں مسجد کا تعمیری ڈھانچہ پہلی تعمیر جیسا رہا۔

تیسری توسیع

خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذوالنورینؓ نے ۲۹ھ میں مسجد نبوی کی تیسری توسیع کروائی۔ حضرت عثمانؓ نے جانب قبلہ تقریباً اتنا ہی اضافہ فرمایا تھا جتنا حضرت عمرؓ نے کیا تھا۔ جانب قبلہ اس کے بعد کوئی اضافہ نہیں ہوا اور قبلہ کی جانب جو دیوار موجود ہے یہ حضرت عثمانؓ کے دور کی توسیع ہے۔ جانب شمال دس ہاتھ (۵ میٹر) کا اضافہ فرمایا اور مغرب کی جانب ایک در کا اضافہ فرمایا۔ بخاری شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے اس تعمیر میں تراشیدہ پتھروں اور ساگوان کی لکڑیوں کا استعمال فرمایا۔ بخاری شریف کے حاشیہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لکڑیاں ہندوستان سے درآمد کی گئی تھیں۔ اس توسیع کے جملہ مصارف حضرت عثمانؓ نے ذاتی طور پر خود برداشت کیے تھے۔

چوتھی توسیع

خلیفہ اموی ولید بن عبدالملک کے دور خلافت میں امیر مدینہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ۸۸ھ سے ۹۱ھ کے دوران مسجد نبوی کی توسیع فرمائی۔ انھوں نے مغرب کی جانب دو ستونوں کا اضافہ کیا۔ چونکہ اس وقت تک تمام ازواج مطہرات کا انتقال ہو چکا تھا اس لیے ان کے حجرے جو مسجد نبوی سے متصل تھے مسجد میں شامل کر لیے۔ شمال میں بھی کچھ اضافہ کیا۔ ان کے لیے چار منارے بنوائے۔ مسجد کے بیچ دو دروازے بنوائے۔ دیوار قبلہ میں کوئی محراب سب سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ہی بنوائی۔

پانچویں توسیع

۱۶۱ھ سے ۱۶۵ھ کے دوران خلیفہ عباسی مہدی بن ابی جعفر نے مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع کی۔ یہ اضافہ صرف جانب شمال میں تھا۔

چھٹی توسیع

۸۸۶ھ سے ۸۸۸ھ کے دوران سلطان اشرف قایتبائی نے مسجد نبوی کی عام تعمیر کرائی اس نے مشرقی جانب حجرہ اقدس سے متصل سوا دو ہاتھ زمین مسجد میں شامل کر لی۔

ساتویں توسیع

۱۲۶۵ھ سے ۱۲۷۷ھ تک سلطان عبدالمجید عثمانی نے مسجد نبوی کی شاندار تعمیر و توسیع کرائی۔ اس تعمیر میں [illegible] کے پاس موجود پہاڑ کے پتھر استعمال کیے۔ پوری چھت میں رنگے کے چھوٹے چھوٹے گنبد بنوائے اور ان کی گولائی میں جلی حروف میں آیات و احادیث لکھوائیں۔ سلطان عبدالمجید کے دور کی یہ تعمیر آج بھی اس انداز پر موجود ہے۔

باقی صفحہ 11 پر

بی جے پی
فکری تبدیلی ایک ڈھونگ

معروف صحافی جناب رام سجان امر کی تجزیاتی تحریر

مہاراشٹر میں منی ٹاڈا پر عمل درآمد شروع

عالم اسلام

مسجد اقصیٰ فلسطینیوں کے حوالے کی جاسکتی ہے

بنگلہ دیش میں ہڑتال

اسلام پسندوں کے حملے سے روسی جنرل زخمی

باجپئی

اعتدال پسند چہرہ بے نقاب

پائنیر کے سابق ایڈیٹر جناب کلدیپ نکار کا ایک خصوصی مضمون

یہ دیکھ کر کبھی کبھی بڑی حیرت ہوتی ہے کہ باصلاحیت اور تجربہ کار بھی اُن کی روشنی کی طرح، اس حقیقت کو نہیں دیکھ پاتے اور اپنی توقعات اور خواہشات کے مطابق اس کو ڈھالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ جب سے این ڈی اے کی تشکیل ہوئی ہے اس وقت سے اس کے ساتھ [illegible]

[illegible]

ہند امریکا تعلقات۔ منزل ابھی دور ہے

[illegible]

باقی صفحہ ۱۱ پر

عالمی خبریں

موبائل کا انوکھا استعمال

[illegible]

قسمت بدل گئی

[illegible]

جنوبی ایشیا میں غربت میں اضافہ۔ عالمی بینک

[illegible]

خلا میں چاند کی تبدیلی کا پتہ

[illegible]

چین کے موقف میں تبدیلی

[illegible]

ملینڈا مونی کے انگلینڈ میں آپ بیتی کا ریکارڈ

[illegible]

اپنی زبان کی حفاظت کیجئے

تحریر: مولانا عاشق الٰہی بلند شہری

جھوٹ کا وبال اور فرشتوں کو اس سے نفرت

[illegible]

جھوٹا ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ جو کچھ سنے اس کو دوسروں سے بیان کردے

[illegible]

مذاق میں جھوٹ بولنا جائز نہیں

[illegible]

کاریگروں اور پیشہ وروں کے وعدے

[illegible]

جھوٹ کے ساتھ خیانت

[illegible]

قرض خود کو ٹالنا ظلم ہے

[illegible]

بچوں کو بہلانے کیلئے بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں ہے

[illegible]

باقی صفحہ 11 پر

رحمت عالمؐ

منصور عثمانی مرادآبادی

حسرت ہے کروں نعت رقم رحمت عالم
اک چشم کرم، چشم کرم رحمت عالم
حالانکہ مجھے آپ نے بلوا بھی لیا ہے
چاہت ہے کہ ہوتی نہیں کم رحمت عالم
کرتے ہیں عطا آپ تو غیروں کو بھی شفقت
[illegible] میرا بھی مجرم رحمت عالم

نعت رسول پاکؐ

حامد [illegible]

دل میں ہے خوف خدا اور ہاتھ میں قرآن ہے
سرور دیں کے غلاموں کی یہی پہچان ہے
موت سے یہ اہل باطل کیوں ڈراتے ہیں ہمیں
راہ حق پر جان دینا مومنوں کی شان ہے
[illegible] کی اچھی بات [illegible]
[illegible] گھر کا ایک [illegible] قرآن ہے

بہار

تقسیم کے بعد ترقی کے موضوع پر

لیڈر آپس میں دست و گریباں کیوں؟

ایک مرتبہ ملک کے مختلف صوبوں سے کیکڑے برآمد کیے جا رہے تھے۔ ہر صوبہ کے کیکڑے الگ الگ ٹوکریوں میں بند تھے لیکن ان میں ایک ٹوکرا کھلا ہوا تھا۔ کسی نے پوچھا کہ اس ٹوکرے کے کیکڑوں میں کیا خاص بات ہے کہ ان کو کھلا چھوڑ دیا گیا ہے؟ جواب ملا یہ بہار کے ہیں، ایک اپنے کو باہر نکلنے نہیں دیں گے۔

آج کل دلی میں کچھ ایسا ہی دیکھنے کو مل رہا ہے۔ بہار کے سارے لیڈر اور وزیر ریاست کی تقسیم کے بعد بچ رہ جانے والے باقی "باقی بہار" کے ترقی کی فکر میں ڈوب کر ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں لگے ہوئے ہیں جس پر حیران ہو کر ہر پارٹی کے لیڈر، وزیر زراعت نتیش کمار کو کہنا پڑا ہے کہ اس جلن کا کوئی جواب نہیں ہے۔

دراصل نتیش کمار نے جب اپنی پہل پر باقی بہار کے لیے ترقی کا ڈرافٹ تیار کرنے اور مرکزی حکومت کے لیے امداد کا انتظام کرنے کے لیے سات رکنی کمیٹی کی ایک آل پارٹی میٹنگ کا اعلان کیا تو بہار کے کچھ لیڈروں میں کھلبلی سی مچ گئی کہ نتیش کمار بہار کے لیڈر کے طور پر ابھرنے کی کوشش میں بازی مار رہے ہیں۔ وزیر مواصلات رام ولاس پاسوان کے ایما پر رام چندر پاسوان نے سوال اٹھایا کہ کمیٹی کا انتخاب خود کرنے کے بجائے نتیش کمار کو چاہیے تھا کہ وہ سبھی پارٹیوں سے نام طلب کرتے۔

اور کمیٹی بننے سے پہلے نتیش کمار نے ۳۰ اگست کو باقی بہار کے سبھی ممبران اور وزیروں کی ایک میٹنگ بلائی تھی جس میں ریاست کے مستقبل پر غور کیا گیا تھا۔ ممبران پارلیمنٹ کی اس میٹنگ میں رام ولاس پاسوان، وزیر داخلہ [illegible] وزیر برائے شہری ہوا بازی [illegible] وزیر مملکت برائے ریل دگ وجے سنگھ، وزیر مملکت برائے [illegible] شاہنواز حسین بھی موجود تھے۔ سبھی نے اتفاق رائے سے نتیش کمار کو یہ ذمہ داری دی تھی کہ وہ ایک کمیٹی بنا کر بہار کے لیے ڈرافٹ تیار کرائیں تاکہ مرکز سے اس پر بحث ہو سکے۔

بعد میں رام ولاس پاسوان تو چپ رہے مگر رام چندر پاسوان [illegible] اور مانجھی لال نے مطالبہ کر دیا کہ جو کمیٹی بنے اس میں بہار کا کوئی وزیر شامل نہ ہو۔ شاید رام ولاس پاسوان اور ان کے حامیوں کو ڈر تھا کہ کہیں نتیش کمار ہی سب کریڈٹ سمیٹ نہ لے جائیں۔

نتیش کمار یہ بات سمجھ گئے۔ انھوں نے کمیٹی میں آر بی آئی کے سابق گورنر [illegible] رنگن، پلاننگ کمیشن [illegible] کے رکن [illegible] کے رام [illegible] سنگھ، کانگریس کے راجو سنگھ، جھارکھنڈ کے [illegible] سنگھ [illegible] بی جے پی کے [illegible] والے کے ناموں کا اعلان کر دیا لیکن کسی کو تعجب نہیں ہوا۔ اتفاق سے اس میں رام ولاس پاسوان کا نام نہیں تھا۔

واضح رہے کہ پاسوان جی کی پہل پر ۱۹۹۵ء میں لالو پرشاد یادو بہار کیلئے سرمایہ کاری کرانے باہر گئے تھے اور انھوں نے بہار کی ترقی پر غور کرانے کے لیے ایک قومی سیمینار کرا کر ایک خاکہ بھی تیار کیا تھا۔ اعلان کر دیا کہ بہار کی ترقی کے لیے جو بھی تجویز سامنے آئے گی اس پر رابڑی دیوی کی حکومت عمل کرے گی۔ ادھر کچھ ماہ سے رام ولاس پاسوان اندر ہی اندر نتیش کمار سے ناراض تھے۔ پہلی وجہ تو یہ تھی کہ بہار اسمبلی انتخابات کے بعد این ڈی اے کو حکومت بنانے کا موقع ملا تو وزیر اعلیٰ کی کرسی جس پر رام ولاس پاسوان کی نظر تھی نتیش کمار کے ہاتھ لگ گئی۔ اس سے پہلے ہی رام ولاس کو شک ہونے لگا تھا کہ وزیر ریل کی حیثیت سے نتیش کمار نے بہار کیلئے ان کے ہاتھ ہوئے سارے منصوبوں کو کاغذوں میں ہی گم کر دیا تھا اور بعد میں سماج وادی پارٹی کے وزیر مملکت برائے ریل دگ وجے سنگھ کو ان کے پروجیکٹوں کے خلاف استعمال کیا تھا۔ سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ وزیر ہونے کی وجہ سے رام ولاس پاسوان خود تو چپ رہے لیکن اپریل میں رام چندر پاسوان کے توسط سے ممبران پارلیمنٹ کے ساتھ ایک میٹنگ کی اور ۱۹ مئی کو وزیراعظم اٹل بہاری واجپئی کو ۲۰ ممبران پارلیمنٹ کے دستخطوں والا ایک میمورنڈم دے کر نہ صرف اپنے شروع کیے ہوئے پروجیکٹوں کی بدحالی بلکہ یہ بھی ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ بہار کو بجٹ میں نظر انداز کرنے سے عوام سخت ناراض ہیں۔ میمورنڈم میں اس خدشہ کا اظہار بھی کیا گیا ہے کہ اگر بہار کے ساتھ سوتیلے پن [illegible] وزیراعظم نے مداخلت نہیں کی تو کوئی تحریک بھی شروع ہو سکتی ہے۔

جواب میں دگ وجے سنگھ نے فوراً بہاری ممبران پارلیمنٹ کو ایک خط میں لکھا کہ اس موضوع پر غلط فہمی پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انھوں نے ممبران پارلیمنٹ کو گذشتہ چار برسوں کے دوران دیے جانے کے اعداد و شمار بھی پیش کیے جن میں بتایا گیا تھا کہ بہار کے لیے جتنا فنڈ ۹۸-۱۹۹۷ء میں رام ولاس کی وزارت ریل کے دور میں مختص کیا گیا تھا تقریباً اتنا ہی اس مرتبہ بھی مختص کیا گیا ہے۔

دگ وجے سنگھ نے اعداد و شمار اور حقائق کے ذریعے رام ولاس پاسوان کی باتوں کی کاٹ تو کر دی لیکن کیمپین ختم نہ ہوا۔ نتیش کمار اور دگ وجے سنگھ [illegible] ہے کہ [illegible] کی بچھائی ہوئی [illegible] ممبران کو [illegible] کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی رام چندر پاسوان، [illegible] سنگھ اور مانجھی لال نے مشترکہ طور پر بہار کی ترقی کے موضوع پر عوامی تحریک چلانے کے لیے رام ولاس پاسوان کو ہی آگے کر دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اب تک وزیر بہار کے ساتھ سوتیلے پن کے خلاف احتجاج سے گریز [illegible] میں آنے کو تیار ہیں۔

جہاں ایک طرف اعداد و شمار کا کھیل ہے اور دلی میں بیٹھے ہوئے بہار کے لیڈر ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مصروف ہیں وہیں گذشتہ ہفتہ شروع ہونے والی بہار کی ترقی کے لیے تحریک شروع ہو رہی ہے۔ انھوں نے [illegible] گیا میں [illegible] کی ترقی کے پروگرام کی شروعات کرنے کا اعلان کیا ہے کہ گیا جب [illegible] بنایا جائے گا۔ کہ گیا کو ساری دنیا کے بودھ [illegible] سیلانیوں کی توجہ ہے۔ اس لیے سب سے زیادہ سرمایہ کاری بھی اسی علاقہ میں ہوگی۔ بہار کے لوگ بھی مانتے ہیں کہ اگر آپسی رسہ کشی اور ترقی کے نام پر سیاست [illegible] جاتی تو شاید ایک نیا بہار ابھر سکتا ہے۔ ○○

میوات میں اصلاح معاشرہ کا اہم اجلاس فیروزپور میں ہوگا

[illegible]

ترتیب وفود برائے اصلاح معاشرہ عشرہ پروگرام

آندھرا پردیش

[illegible]

مدھیہ پردیش

[illegible]

کرناٹک

[illegible]

بہار

[illegible]

مغربی بنگال

[illegible]

مہاراشٹر

[illegible]

ہریانہ، ہماچل، پنجاب

[illegible]

راجستھان

[illegible]

اترپردیش

[illegible]

اظہار تعزیت

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ برکاتہم جو اس وقت یورپ و امریکہ کے دینی، تعلیمی و تبلیغی دورے پر ہیں، کی اہلیہ محترمہ کی اچانک انتقال (۲۳ اگست) پر ملک و بیرون ملک سے تعزیتی جلسوں، تجویزوں اور پیغامات کا سلسلہ جاری ہے جن کو انتہائی اختصار کے ساتھ ہم یہاں ناظرین کررہے ہیں۔

جمعیۃ علماء ضلع گوڑگاؤں کے اجلاس میں تعزیت

بڑیلہ، ۱۸ ستمبر۔ جمعیۃ علماء ضلع گوڑگاؤں کی مجلس عاملہ کے اجلاس [illegible]

میوات کے دینی حلقوں میں ایصال ثواب

[illegible]

مجلس تحفظ ختم نبوت دہلی کا اظہار تعزیت

[illegible]

ککرالہ میں ایصال ثواب کا اہتمام

[illegible]

نگلہ رائین مظفرنگر میں ایصال ثواب کا اہتمام

[illegible]

[illegible]

ورنگل میں قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان مناظرہ

[illegible]

بقیہ: فکری تبدیلی صلے سے

طویل عرصہ کے بعد اپنائے گئے موضوعات و نظریات کو بی جے پی کیسے چھوڑ دے گی جس کو اس ایجنڈے کے حوالے سے بی جے پی میں تبدیلی کی بات کی جا رہی ہے۔ یہ ایجنڈا بھی ان موضوعات کو مسترد کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ تو صرف ان پر خاموشی ہے۔ اسی طرح سیکولرزم کے حوالے سے بھی کوئی ایجنڈا ہو بی جے پی کے اسلوب کو ہی دہراتا ہے۔ حالانکہ بی جے پی سیکولرزم اور سب فرقوں کی عزت کی بھی بات کرتی ہے لیکن مذہب کو سیاست سے الگ کرنے کی بات اس کے گلے نہیں اترتی۔ ہندوستان بی جے پی کے اصل سیکولرزم کو ان کی سمجھ کے ابہام سے کہ سیاسی ہی پر ملنے تک الگ الگ شکلوں میں کھیل رہا ہے۔

ان ساری باتوں پر غور کرنے سے ایک بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر اقتدار سے باہر کی بی جے پی ہندوستانی سماج اور ملک کے لیے خطرناک ثابت ہوتی ہے تو اندر کی بی جے پی سے خطرات اور بڑھ گئے ہیں۔ ہم دیکھ بھی رہے ہیں کہ بی جے پی اب پہلے سے بھی زیادہ منظم انداز سے تعلیم، ثقافت، اور تاریخ کو نئے سانچے پر ڈھالنے اور رنگ میں رنگنے کی مہم میں مصروف ہے اور اپنے نظریات کی تبلیغ جنگ پیمانے پر کر رہی ہے۔ اس مہم میں بی جے پی کو اپنے اندر کے داخلی انتشار سے نمٹنے کا مسئلہ درپیش ہے۔ بی جے پی جیسے سنگھ پریوار سے وابستہ لوگوں کی طرف سے کوئی مخالفت نہیں ہو رہی ہے اور نہ ہی این ڈی اے کی سیکولر جماعتیں روک رہی ہیں اور یہ جماعت انتخاب سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ اس کے برعکس وشو ہندو پریشد، بجرنگ دل جیسی شدت پسند تنظیموں کے ذریعے مختلف حلقوں پر بی جے پی کا نظریہ اور پروگرام پہنچایا جا رہا ہے، اس لیے یہ کہنا بجا ہو گا کہ اس پس منظر میں بی جے پی کے تئیں تشدد و موضوعات سے بچنے اور مسلمانوں سے وابستگی کی باتیں حقائق کے سوا کچھ بھی نہیں ہیں۔ ٭٭

بقیہ: مسجد نبوی صہ سے

آٹھویں توسیع

جلالۃ الملک عبدالعزیز آل سعود نے ۱۳۷۰ھ سے ۱۳۷۵ھ کے دوران مسجد نبوی کی شاندار تعمیر و توسیع کرائی۔ اس توسیع میں ترکی تعمیر کا اگلا مسقف حصہ جوں کا توں برقرار رکھا گیا، البتہ جانب شمال کا کچھ حصہ توڑ کر اس میں مزید اضافہ کیا گیا۔ اس میں وہ کمرہ شامل ہیں جو ترکی عمارت سے جانب شمال واقع ہیں۔ اس تعمیر کے بعد مسجد نبوی میں بیک وقت اٹھائیس ہزار نمازیوں کی گنجائش پیدا ہو گئی۔

آخری توسیع

سعودی عرب کے موجودہ حکمراں خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود نے مسجد نبوی کی بہت ہی شاندار اور طویل و عریض توسیع کرائی۔ شاہ فہد نے ۱۴۰۵ھ میں اس توسیع کا سنگ بنیاد رکھا اور ۱۴۰۶ھ میں اس توسیع کی آخری اینٹ نصب کی۔ اس توسیع کے دوران ترکی عمارت اسی طرح برقرار رکھی گئی۔ اور ترکی عمارت سے آگے جانب شمال اور جانب مشرق و مغرب بہت وسیع عمارت زمین پر ایک شاندار اضافہ کیا گیا۔ اس توسیع کے دوران تہ خانے زمین دوز اور چھت پر منتقل کئے گئے۔ پہلی منزل کی مساحت ۸۲۰۰۰ مربع میٹر پر مشتمل ہے، جس میں چند ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے، چھت پر نماز کے قابل ۶۷۰۰۰ مربع میٹر جگہ تیار ہو گئی جس میں نوے ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے، اس طرح اب مسجد نبوی میں نماز کے قابل مجموعی طور پر ایک لاکھ چالیس ہزار دو سو پچاس مربع میٹر جگہ تیار ہو گئی جس میں سات لاکھ چالیس ہزار سے زائد نمازیوں کی گنجائش نکل آئی ہے۔ اس کے علاوہ مسجد کے تین جانب کشادہ فرش ہیں جن پر چھتوں کے نشانات قائم ہیں، جن پر چار لاکھ تیس ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اس طرح اندرون و بیرون مسجد پر مجموعی طور پر بیک وقت دس لاکھ افراد سے زائد نمازیوں کے لیے جگہ موجود ہے۔ مسجد سے متصل زیر زمین دو منزلہ کار پارکنگ بھی بنائی گئی ہے جس میں بیک وقت چار ہزار چار سو کاریں کھڑی ہو سکتی ہیں۔ یہ توسیع کا کام سعودی عرب کی مشہور تعمیراتی کمپنی بن لادن گروپ کی زیر نگرانی انجام پذیر ہوا۔

بقیہ: زبان کی حفاظت صہ سے

اپنے گوچا کچھ لیتے ہیں کہ کوئی ہاتھ پاؤں نہ کر کے دوسروں کو ملامت کرتے ہوئے باتیں کر کے آگے جاں کرتا خود بہت کچھ ہو جاتا ہے۔ سیاسی جماعتوں کے دفتروں میں جھوٹی خبریں اڑائی جاتی ہیں اور جس کا اظہار نو بلیٹن ہوتا ہے وہ حیرت انگیز اور دہشت ناک خبریں اپنے گھرے میں بیٹھ کر گھڑ کر ریڈیو اور سوشل میڈیا سے پھیلایا جاتا ہے۔ ان خبروں میں مشتعل لیڈروں کے بیانات بھی ہوتے ہیں۔ اور جس سے یہ خاتم ہو جاتا ہے اس پر اکثر گناہ بھی تھوپ دیئے جاتے ہیں۔ پھر ان جھوٹی خبروں کو چلانے والے آگے بڑھ جاتے ہیں اور گلی کوچوں میں جھوٹی خبریں کے چرچے ہوتے ہیں اور اس بھوت کے پیچھے کی وجہ دوڑ کر لڑنے بھڑنے والے اور چھاپنے والے اور ان کو آگے بڑھانے والے ہوتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سب سے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں، ان کے بعد وہ جو بہتر ہوں گے جو ان کے بعد ہوں گے، پھر ان کے بعد وہ بہتر ہوں گے جو ان کے بعد ہوں گے۔ ان کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا۔ لوگ جھوٹی قسمیں کھائیں گے اور جھوٹی گواہی میں اس قدر بے باک ہوں گے کہ بغیر گواہی طلب کیے گواہی دیں گے اور قسم کھائے بغیر قسم کھائیں گے۔ (ترمذی ۲۲۷) ٭٭

بقیہ: منی سٹاڈا صہ سے

ہے۔ مختلف عدالت کے پاس اس بات کا کوئی انتظام نہیں ہے کہ وہ اس بات کا پتہ لگا سکے کہ اجلاس جو گرفتار ہوتا ہے اس پر کوئی مقدمہ نہیں چلایا گیا ہے یا اس پر فرد جرم عائد کی گئی ہے۔ بلا کسی طرح اس میں بھی ملزم کے لیے حفاظت کی گنجائش نہیں ہے۔ پولیس نے ایک سال تک بغیر کوئی فرد جرم عائد کیے حراست میں رکھ سکتی ہے۔ عام قانون کے تحت ملزم کو عدالت میں حاضر کرنے کے لیے چوبیس گھنٹے کی مدت کو بھی اس میں دفعہ ۱۶۷ کے تحت ایک ماہ تک بڑھا دیا گیا ہے۔ یہ بھی قابل تشویش ہے کہ مہاراشٹر اندرونی سلامتی ایکٹ میں یہ دفعہ بھی شامل ہے کہ اس کی دفعات منسوخ نہیں ہونے والے کسی بھی قانون پر بحث تک کرنے والوں کی جانب سے دیئے گئے حقوق پر بھی حاوی ہوں گی۔

لانے کی کوشش کی جا رہی ہے یہ صرف اتفاق ہی نہیں ہے کہ ایسی کوششیں مرکز میں بی جے پی کے برسراقتدار آنے کے بعد ہی پروان چڑھی تھیں۔ ان سے بڑا کوئی بل لائے جانے کی بھی حمایت نہیں کی تھی۔ واضح ہو کہ ہم سے وابستہ مختلف گروہوں نے اس کا کیا نقصان ہوا ہے لیکن اس کی آواز نہیں حزب مخالف کی سیاسی پارٹیوں اور دوسرے باعوام مخالف اقدامات کی مخالفت کرانے والے سماجی کارکنوں کو جانا بھی ہوگا۔

کے حکومت کے سخت ایسے اقدامات کو بھی قانونی جواز نہیں کیا جا رہا ہے۔ ملک کے دوران صرف چند لوگوں میں ہی اقدامات واپس ہوئے تھے اور باقی چھوٹے بھی لوگوں کو وہ تکلیف دہ حالات میں جیل میں رہنا پڑا تھا۔ کیا یہ اس بات کی علامت نہیں ہے کہ دنیا میں حکومت تیزی سے ہم اپنے شہریوں کے تئیں حقوق کو مشکل بنانے کا کام سرکار ہے اور ملک کے لوگوں کے تحفظ اور وحدت کی حیثیت کھتی ہے۔ ٭٭

بقیہ: منظر پس منظر صلا سے

حفظ وغیرہ موجود تھے اور کسی نے ان کی اعلیٰ صلاحیتیں نہیں اچھالی۔ سب خاموش رہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کانگریس کی پالیسیوں سے وہ بھی متفق ہیں۔ سوال یہ ہے کہ دو سال بعد تک کانگریس کی ترجمانی کرنے کے بجائے کانگریس کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ ان کی اس طرح کی ایک تحریر نے کچھ اقتباسات ان کالموں میں پیش بھی کیے گئے تھے، جس سے ان کے دل کی بات کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن یہ صرف کانگریس کی دل کی بات نہیں، بلکہ کانگریس لیڈروں کے دل کی بات ہے۔ اس نے انھوں نے اقتدار کی خاطر مسلمانوں کو ووٹ بینک کے لیے کیا ہے اور ان کی سیاسی مسلکوں کی آڑ میں سیاسی بحران اور تشدد کو ہوا دے کر ملک کے سیاسی منظر میں کانگریس اپنی طاقت بحال کر رہی ہے اور مسلمانوں کو گمراہ کر رہی ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا وہ اس طرح ہندوؤں کے احساسات کو ابھار کر ہندو اکثریت کے ووٹ حاصل کرنے کے لیے یہ مواد لکھ رہے ہیں؟ کیا ہندو ووٹ کے لیے ان کی پالیسی کو ہندو کانگریس اور کانگریس کا ساتھ حاصل کرنے کی جدوجہد کر رہی ہے؟ کانگریس جس طرح اب تک مسلمانوں کو خوش کرنے کے لیے منظر میں ہندو کو ہوا دے رہی ہے اسی طرح ہندوؤں کو خوش کرنے کے لیے بھی وہ ۱۹۹۲ میں بابری مسجد کی شہادت سے اور اب تک دہشت گردی کے بہانے کانگریس کی پالیسیاں بہت حد تک عوام کو گمراہ کرتی رہی ہیں۔ اور اب یہ کچھ سیاسی اقتدار کے لیے اور عوام کو لیڈر سمجھ رہے ہیں کہ کانگریس ان کو کتنا نقصان پہنچا رہی ہے اور پارٹی کے زوال کی وجہ بن رہی ہے۔ ٭٭

بقیہ: ہند امریکا تعلقات صہ سے

مداخلت کی صلاحیت پر روک لگے گی اور ایٹمی اسلحہ کی تحدید کے معاہدے پر دستخط کرنے پر مجبور ہوگا، اس سلسلے میں امریکہ کی جانب سے غیر قانونی طور پر پاکستان کو دی جا رہی امداد اس سے ہندوستان کے تحفظ کو خطرہ پیدا ہونے والے خطرے کو نظر انداز کر رہا ہے۔ امریکہ کو یہ پالیسی کا ایک اہم پہلو بھی ہے کہ وہ حقوق انسانی، مذہبی آزادی وغیرہ موضوعات کے بہانے ترقی پذیر ممالک کے اندرونی حالات میں مداخلت کرتا رہتا ہے۔ جبکہ ہندوستان کو یہ کہنا ہے کہ یہ موضوعات کسی بھی ملک کے داخلی معاملات ہیں ان کا حل خود تلاش کرتا ہے۔ امریکہ کا اس ملک کے داخلی معاملات میں دخل دینا ہے۔ کسی بھی دوسرے ملک کے داخلی معاملات میں مداخلت کرنے کا حق نہیں ہے۔ ہم تاریخ میں ہیں کہ امریکہ اس معاملے میں زیادہ حساس ہیں۔ ایک امکان یہ بھی ہے کہ ہندوستان کی جانب سے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے بعد ہند امریکی تعلقات میں یہ یقین آیا ہے۔ مارچ ۲۰۰۰ء میں اپنے دورہ ہند کے دوران امریکی صدر بل کلنٹن نے اس بات کے اشارے بھی دیئے تھے کہ وہ ہندوستان کی بعض سیاسی پارٹیوں نے اس سلسلے میں اتفاق رائے پیدا کرنا چاہیے۔ خاص طور پر کانگریس اور دائیں بازو کی پارٹیاں تو اس قسم کے معاہدوں کی ابتدا سے مخالفت کرتی رہی ہیں۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہند امریکہ تعلقات کو کسی منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے ایک دوسرے کی ضروریات اور ایک دوسرے کے ملکی مفادات کے ساتھ سمجھنا ضروری ہے۔ ہندوستان امریکہ کی دلچسپی کے تئیں حساس ہو جائے اور امریکہ بھی پاکستان کے دورہ امریکہ اور ہندوستان کی تعلقات سے مستقبل کے لیے پیدا ہونے والے خطرات کو نظر انداز نہ کرے۔ ٭٭

سید صلاح الدین کا انٹرویو
(صہ کا بقیہ)

س: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ حزب المجاہدین کو سیاسی شکل دینے کے امکانات بھی ہیں اور کے اشاروں کی تصدیق کرتے ہیں؟

ج: یہ دیکھئے اس کا خیال نہیں ہے۔ یہ کونسل کا فیصلہ تھا کہ اختیار سیاسی قیادت کو ملے۔ حزب المجاہدین کو اپنی سیاسی اور سفارتی سرگرمی بھی شروع کرنی چاہیے۔

س: آپ کا مطلب یہ ہے کہ آپ پارٹی بنانے پر غور کر رہے ہیں؟

ج: میں ایسا نہیں کہہ سکتا۔ حزب المجاہدین جہاد کے مقابلے میں کسی اور جگہ بھی جا سکتی ہے۔ بلکہ ہم تو اسے ہورا کر رہے ہیں۔

س: تو کیا آپ اور لوگ کھلے میدان میں آ کر سیاسی کام شروع کریں گے؟

ج: نہیں۔ ہم ایک الگ کوئی سیاسی پارٹی نہیں بنائیں گے۔ ہم اپنے ہی طور پر ایک اعتبار سے ہماری کانگریس کو کھلے میدان میں آنے کی بات پسند نہیں کریں گے۔ سیاسی محاذ پر پہلے ہی لوگ کھلے عام کام کر رہے ہیں۔ حزب المجاہدین سیاسی رول تو نبھانے کو تیار ہے لیکن تنظیم کو نہیں بنائیں گے۔ ٭٭

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 25/26 September 2000 29 SEP. 5 OCT 2000
R. N. I. NO. - 30065/82
Postal Registration No. - DL - 11082/2000

منظر بمنظر

منصور علی خاں کا رتار

سیاسی کروٹ | بی جے پی کی سوچ | باجپئی کا اعلان | گاڈگل پھر بولے

نئی سیاسی کروٹ

[illegible]

باجپئی کا اعلان

[illegible]

گاڈگل پھر بولے

[illegible]

بی جے پی کی سوچ

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند کے آرگنائزر مولانا شمس الدین اعظمی کا سانحۂ ارتحال

[illegible]

ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی

[illegible]